www.KitaboSunnat.com

دار الافتاء

شیخ الحدیث حافظ ثناء اللہ مدنی
جامعہ لاہور الاسلامیہ (رحمانیہ)

□ دوسری شادی کے لئے پہلی بیوی سے اجازت؟ □ مسئلہ رضاعت؟
□ طلاق کے بجائے کسی دوسرے لفظ سے طلاق ہو جاتی ہے؟

☆ سوال: میری شادی اُمّ کلثوم سے ۱۹۷۱ء میں ہوئی جبکہ حق مہر صرف بتیس روپے مقرر ہوا۔ گھریلو اختلافات کی وجہ سے میں نے ۱۹۸۶ء میں ایک طلاق دے دی تھی۔ پھر کوئی طلاق نہ دی۔ اس کے بطن سے ایک بچی بھی ہے۔ چند سال بعد ۱۹۹۰ء میں، میں نے دوسری شادی کر لی۔ تقریباً چھ سال بعد ۱۹۹۲ء میں امّ کلثوم سے میں نے دوبارہ نکاح کر لیا۔ آیا یہ شرعاً جائز تھا، کیا اس میں حلالہ کی ضرورت تھی یا نہیں؟ (محمد گلزار، لاہور)

جواب: اس شکل میں طلاقِ رجعی کی صورت میں علیحدگی ہوئی تھی جس کا مفہوم یہ ہے کہ عدت کے اندر شوہر رجوع کر سکتا ہے اور عدت گزرنے کی صورت میں دوبارہ نکاح بھی ہو سکتا ہے چنانچہ بالفعل دوبارہ امّ کلثوم سے نکاح ہو گیا ہے جو درست فعل ہے۔ اس امر کی واضح دلیل حضرت معقل بن یسار کی ہمشیرہ کا قصہ ہے، اس کے شوہر نے طلاق دے کر دوبارہ عدت کے بعد نکاح کرنا چاہا تو معقل درمیان میں رکاوٹ بن گئے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیتِ کریمہ نازل فرمائی ﴿فَلاَ تَعْضُلُوْهُنَّ﴾ شرعی امر کی بنا پر وہ دوبارہ نکاح کرنے کے لئے تیار ہو گئے فرمایا: الآن افعل یارسول الله قال فزوّجها إیّاه (صحیح بخاری باب من قال لا نکاح إلا بولی)

☆ سوال: ۱۹۶۱ء میں مسلم عائلی قوانین دفعہ ۶ (۵) کے تحت بیوی کی اجازت کے بغیر دوسری شادی کرنا خلاف قانون ہے۔ مسلم عائلی قوانین میں یہ شق درج ہے کہ کوئی بھی دفعہ جو اسلامی قوانین کے خلاف ہو گی، اسے منسوخ سمجھا جائے گا۔ کیا دوسری شادی کے لئے پہلی بیوی سے اجازت لینا اسلامی قانون کے مطابق ہے یا شرعِ محمدی ﷺ کے خلاف ہے۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں فتویٰ صادر فرمایا جائے کہ کیا پہلی بیوی کی اجازت کے بغیر دوسری شادی کرنے والے مرد کو پاکستان کی کسی عدالت کا سزا دینا خلافِ شرع ہے؟ (محمد گلزار، لاہور)

جواب: دوسری عورت سے نکاح کرنے کے لئے پہلی بیوی سے باقاعدہ اجازت حاصل کرنے کا اسلامی شریعت میں تصور پایا نہیں جاتا۔ عدل وانصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے بیک وقت مرد اپنے نکاح میں چار تک بیویاں رکھ سکتا ہے۔ یہ حق مسلمان کو شریعت کی طرف سے تفویض کردہ ہے جس میں وہ بیوی وغیرہ کی اجازت کا محتاج نہیں۔ اسلامی تاریخ میں کوئی ایک بھی مثال نہیں ملتی کہ کبھی کسی مرد نے دوسرے نکاح کے لئے پہلی بیوی سے اجازت طلب کی ہو جبکہ مسلمانوں میں شروع سے ہی کثرتِ ازواج کا سلسلہ قائم ودائم ہے، بالخصوص عرب علاقوں میں جہاں شریعت کو فوقیت حاصل ہے۔ بالفرض پہلی بیوی کی اجازت سے نکاح کر کے مرد اپنی پہلی بیوی کو ہی کسی وجہ سے طلاق دے دیتا ہے تو پہلی بیوی کی اجازت کی حیثیت کیا رہی۔ واضح ہو شریعت کے قوانین تارِ عنکبوت کے بجائے ٹھوس بنیادوں پر قائم ہیں جن کو دنیاوی کسی عدالت میں چیلنج نہیں کیا جا سکتا بلکہ ان کے سامنے اپنے آپ کو جھکانا ہی سلامتی کی راہ ہے۔

جب دوسرے نکاح کے لئے اسلام میں اجازت کا تصور پایا نہیں جاتا تو اس کو مستوجبِ سزا قرار دینا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ